129948 ـ كيا يہ صحيح ہے كہ مسافر اور مريض پر روزہ واجب نہيں اور ان كا روزہ صحيح نہيں

سوال

درج ذيل قول كے متعلق آپ كى رائے كيا ہے:

مريض اور مسافر پر روزہ چھوڑنا واجب ہے وہ اس كى قضاء كريں گے، ان كے ليے روزہ ركھنا جائز نہيں، كيونكہ اللہ سبحانہ و تعالى كا فرمان ہے:

اور جو كوئى مريض ہو يا مسافر تو وہ دوسرے ايام ميں گنتى پورى كرے .

اس طرح ان پر روزے كى قضاء واجب ہوئى جس كا معنى يہ ہے كہ وہ روزہ نہيں ركھيں گے.

كيا يہ قول صحيح ہے ؟

پسنديدہ جواب

الحمد للہ.

جس مريض پر روزہ ركھنا مشقت كا باعث ہو تو اس كے ليے روزہ چھوڑنے كى رخصت ہے، اور مسافر شخص رمضان ميں روزہ نہيں ركھےگا اسے روزہ چھوڑنے كى اجازت ہے؛ كيونكہ اللہ سبحانہ و تعالى كا فرمان ہے:

اور جو كوئى مريض ہو يا مسافر تو وہ دوسرے ايام ميں گنتى پورى كرے البقرة (185).

اور اگر وہ روزہ ركھ ليں تو ان كا روزہ صحيح ہوگا؛ كيونكہ عائشہ رضى اللہ تعالى عنہا كى حديث ميں ہے وہ بيان كرتى ہيں كہ حمزہ بن عمرو اسلمى رضى اللہ تعالى عنہ نے نبى كريم صلى اللہ عليہ وسلم سے دريافت كيا:

" كيا ميں سفر ميں روزہ ركھ لوں ؟ كيونكہ وہ بہت زيادہ روزے ركھا كرتے تھے

تو رسول كريم صلى اللہ عليہ وسلم نے فرمايا:

" اگر تم چاہو تو روزہ ركھ لو، اور اگر چاہو تو روزہ چھوڑ دو "

اسے محدثين كى ايك جماعت نےروايت كيا ہے.

ليكن اگر انہيں روزہ ركھنے سے اپنےآپ كا خطرہ ہو تو پھر روزہ چھوڑنا واجب ہوگا؛ كيونكہ جابر رضى اللہ تعالى عنہ كى حديث ہے وہ بيان كرتے ہيں كہ رسول كريم صلى اللہ عليہ وسلم نے ايك سفر ميں كچھ ازدحام ديكھا كہ لوگ جمع ہيں اور ايك شخص پر سايہ كر ركھا ہے تو رسول كريم صلى اللہ عليہ وسلم نے دريافت كيا: يہ كيا ہے ؟

تو لوگوں نے عرض کیا: یہ شخص روزے سے ہے.

چنانچہ رسول کریم صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا:

" سفر میں روزہ رکھنا نیکی نہیں ہے "

مسافر شخص کے لیے روزہ چھوڑنا مطلقا افضل ہے کیونکہ حمزہ بن عمرو اسلمی رضی اللہ تعالی عنہ کی حدیث میں ہے کہ انہوں نے نبی کریم صلی اللہ علیہ وسلم سے عرض کیا:

" میں روزے کی استطاعت رکھتا ہوں تو کیا مجھ پر کوئی گناہ ہوگا ؟

رسول کریم صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا:

" یہ اللہ سبحانہ و تعالی کی جانب سے رخصت ہے، اس لیے جس نے اللہ تعالی کی رخصت پر عمل کیا تو یہ بہتر ہے، اور جس نے روزہ رکھنا پسند کیا تو اس پر کوئی گناہ نہیں "

اسے امام مسلم نے روایت کیا ہے.

رہی سورۃ البقرۃ کی مندرجہ بالا آیت جس سے ظاہری طور پر آپ کو اشکال پیدا ہوا ہے، جب آپ کو یہ علم ہو گا کہ آیت میں " فافطر " یعنی اس نے روزہ چھوڑ دیا کےالفاظ محذوف ہیں تو وہ اشکال زائل ہو کرجاتا رہےگا.

اس لیے آیت کا معنی یہ ہوا کہ جو کوئی تم میں سے مریض ہو یا مسافر تو اس نے روزہ چھوڑ دیا تو وہ دوسرے ایام میں گنتی پوری کرے گا، اہل علم نے یہی بیان کیا ہے،اور اس طرح کی مثالیں کتاب و سنت میں بہت پائی جاتی ہیں اور کلام عرب بھی اس سے خالی نہیں جس کا ذکر کر کے ہم کلام کوطویل نہیں کرنا چاہتے.

اللہ سبحانہ و تعالی ہی توفیق دینےوالا ہے، اللہ تعالی ہمارے نبی محمد صلی اللہ علیہ وسلم اور ان کی آل اور صحابہ کرام پر اپنی رحمتیں نازل فرمائیں " انتہی

مستقل فتوی اینڈ علمی ریسرچ کمیٹی سعودی عرب.

الشیخ عبد العزیز بن عبد اللہ بن باز.

الشیخ عبد العزیز آل شیخ.

الشیخ عبد اللہ بن غدیان.

الشيخ صالح الفوزان.

الشيخ بكر ابو زيد.